خطابِ گوھر شاھی مَدّ ظِلهُ العَالِی

شاہ فیصل کالونی، کراچی (5 ستمبر 1997)

اعوذ بالله من الشیطن الرجیم . بسم الله الرحمن الرحیم.

عزیز ساتھیو، السلام علیکم، اس سے پہلے ہزاروں خطاب ہو چکے ہیں۔ پورے پاکستان میں، آپ کے شہر کراچی میں، کچھ باہر ممالک میں بھی۔ تقریباً ہر شخص اُن خطابات سے واقف ہی ہوگا۔ اب چونکہ کچھ سازشی عناصر نے منفی پراپیگنڈہ کیا ہوا ہے۔ اور کچھ مثبت پراپیگنڈہ بھی کر رہے ہیں۔ تو میرا خیال ہے بجائے خطاب کے اگر کچھ لوگ جو ان کے دلوں میں سوال ہوں وہ کرلیں تو زیادہ مناسب ہے۔ اس کے لئے میں دعوت دیتا ہوں کہ جو بھی کسی کے دِل میں کوئی بھی سوال ہے تو بڑے آرام سے کرسکتا ہے، پوچھ سکتا ہے۔

سوال: آپ صرف اسم الله ھی کے ذکر کی بات کرتے ھیں جب کہ الله تعالیٰ کے اور بھی بہت سے نام ھیں. اس کی کیا وجہ ھے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں۔ اٹھانوے صفاتی ہیں اور اک نام ذاتی ہے۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی سب صفاتی اسم والے تھے وہ سارے مل کر اسم ذات والے کو پہنچ نہیں سکے۔ فرض کیا آپ یا رحمٰن کا ذکر کرتے ہیں۔ آپ اُس کے رحم تک پہنچیں گے۔ وہ تو جانوروں پر بھی رحم کرتا ہے۔ آپ یا رزاق کا ذکر کریں گے تو آپ اُس کے رزق تک پہنچیں گے۔ تو کیا کمال ہوا؟ وہ تو کیڑے کو پتھر میں بھی رزق دیتا ہے۔ تو آپ اللہ کا، اسم ذات کا ذکر کریں گے تو ذات تک پہنچیں گے۔ سارے نبی اسم ذات کو ترستے رہے۔ اگر دیدار ہے تو اسمِ ذات میں ہے۔ اُن (پہلے انبیاء) کو دیدار کیوں نہیں ہوا۔ کیونکہ اُن کے پاس اسم ذات نہیں تھا۔ اسم ذات ملا تو حضور پاک ﷺ کو ملا۔ آپ ﷺ کو اسم ذات کے ذریعے سے دیدار ہوا۔ اور حضور پاک ﷺ کے طفیل یہ اسم ذات اِس اُمت کو ملا تب اِس اُمت کو فضیلت ہوئی نا۔ صرف فرق اتنا ہے کہ اسم ذات اللہ اور اُسکے حبیب کی مرضی کے بغیر ہو ہی نہیں سکتا۔ جب ہو نہیں سکتا ہے تو لوگ صفاتی اسم کا ذکر کرتے رہتے ہیں۔ اگر یہ ہو جائے تو سارے صفاتی اسماء اسی میں ہیں۔ صرف اسم ذات میں سارے صفاتی اسماء ہیں۔ اس وجہ سے ہم زور دیتے ہیں کہ سب سے پہلے سیکھو کہ تمھارے اندر ذاتی اسم (اللہ) آجائے اور اللہ تعالیٰ سے ذاتی محبت ہو جائے، ذاتی نام سے۔ اگر یہ نہیں ہوتا، تو کوئی بھی اسم لے لیں آپ۔ ہاں جی اور (سوال)

سوال: آپ فرماتے ھیں که عشقِ الٰھی عبادت سے بھتر ھے. جبکه علماء کرام عبادت کی جانب

مائل کرتے ھیں اور فضیلت زیادہ بتاتے ھیں. اگر عشق الٰھی افضل ھے تو یہ کس طرح سے حاصل کیا جا سکتا ھے؟

جواب: سخی سلطان باھوؒ فرماتے ہیں۔ جتھے عشق پہنچاوے ایمان کو بھی خبر کونا (نہیں)۔عبادت والے تو بہت پیچھے ہیں۔ ان سے آگے ایمان والے ہوتے ہیں۔تو فرماتے ہیں ایمان والوں کو بھی خبر کونا۔عشق کیا ہوتا ہے؟ محبت اور عشق میں فرق ہے۔اب تو اللہ اللہ کرتا رہے، زبان سے نہیں وہ تو طوطا بھی اللہ اللہ کر لیتا ہے، دِل سے۔اگر تیرے دل سے اللہ اللہ شروع ہوگئی، اللہ کا تعلق تیرے دِل سے ہے، کوئی بھی چیز دِل میں آجائے تو اس سے محبت ہو جاتی ہے۔اللہ دِل میں آگیا اللہ سے محبت ہوگئی۔محبت ہے، یہ عشق نہیں ہے۔تو دس بارہ سال جب بھی جی کرتا اللہ اللہ کرتا رہے تیرے دِل میں اللہ کی محبت آجائیگی۔ساری محبتیں کٹ بھی جائیں پھر بھی یہ محبت ہے، عشق نہیں ہے۔پر ایک دِن آئے گا جس کا تو نام لیتا ہے وہ تجھے دیکھے گا۔جس دِن اُس نے تجھے دیکھا وہ محبت اُڑگئی یہ عشق ہے نا۔تو جس بندے کو اللہ دیکھ لے اور جس کی عبادت کرتا تھا وہی اُس کو دیکھ لے اور کہے کہ تو میرا ہے۔یہاں عبادت کیا کام آئے گی؟ عشق ہر کسی کے لئے نہیں ہے۔جس کو رب چاہتا ہے۔

سوال: آپ کا اصل مقصد اور مشن کیا ھے؟

جواب: کچھ لوگ کہتے ہیں کہ جب بھی سیاست کا زمانہ آتا ہے کہتے ہیں کہ یہ لوگ اب سیاست میں اُٹھیں گے۔لیکن ہم ایسی سیاست پر لعنت بھیجتے ہیں جو صبح اور ہو شام اور ہو۔اور نہ ہی ہم سیاست کو اچھا سمجھتے ہیں۔نہ ہی دین میں ایسی سیاست ہے۔کچھ لوگ کہتے ہیں کہ یہ مہدیت کے چکر میں ہیں۔کچھ کہتے ہیں کہ یہ نبوت کے چکر میں ہیں۔حضور پاک ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا اور جو بھی دعویٰ کرے گا ہمارے نزدیک وہ کافر ہے۔رہا سوال کچھ لوگ کہتے ہیں کہ یہ مہدیت کے چکر میں ہیں اور ہم یہ کہتے ہیں کہ مہدیت جس کو اللہ دے گا وہی مہدی ہوگا ورنہ جو خود ساختہ ہوگا وہ ذلیل ہی ہوگا۔اور ایسے ذلیل ہو کر چلے ہی گئے۔ہم نے یہی راز پایا ہے، میں نہیں کہتا پوری دُنیا کے لوگ کہتے ہیں، مسلمان مشائخ ہیں وہ کہتے ہیں کہ مہدی علیہ السلام آچکے ہیں۔اور ہمارے نزدیک جس طرح حضور پاک ﷺ کی پشت پر مُہرِ نبوت تھی، جسکی پشت پر مہرِ مہدیت ہوگی، کلمے کے ساتھ، ہم اُس کو مانیں گے۔خواہ وہ کوئی بھی ہو۔

سوال: آپ کی بے انتھا مخالفت ھورھی ھے. کیا آپ خوف زدہ نھیں؟

جواب: مجھے تو پرواہ ہی نہیں ہے، اُسی طرح گھومتا پھرتا ہوں۔اُس کی وجہ ہے۔مجھے تو نہ پیسوں کی ضرورت ہے، اللہ تعالیٰ نے کافی کچھ دیا ہوا ہے۔زمینیں ہیں۔مجھے کسی کی مخالفت سہنے کی بھی ضرورت نہیں۔جب میں سیاست میں آتا ہی نہیں ہوں

مخالفت سہنے کی مجھے کیا ضرورت ہے؟ میں خاموش رہنا چاہتا ہوں، بالکل، Separate رہنا چاہتا ہوں لیکن ایک آسمانی ہاتھ ہے وہ کہتا ہے نہیں، یہ کہنا ہے یہ کہنا ہے۔ میرا ایمان ہے، جن کا مجھے حکم ہے وہ سب پر غالب ہیں۔ اس وجہ سے میرا کچھ بگاڑ ہی نہیں سکتے تو میں کیوں خوف زدہ رہوں؟

سوال: پچھلے دِنوں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات کرنے کا بہت چرچا ہوا ھے. کیا واقعی آپکی ملاقات حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ہوئی تھی؟

جواب: بہت سے لوگوں نے کہا کہ ہم حضور پاک ﷺ سے ملاقات کرتے ہیں۔ اس کے خلاف چرچا کیوں نہیں ہوا۔ جبکہ حضور پاک ﷺ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے افضل ہیں۔ بہت سے لوگوں نے کہا کہ ہم اللہ سے بھی ملاقات کرتے ہیں اُن کے خلاف چرچا کیوں نہیں ہوا۔ اگر میں نے عیسیٰ علیہ السلام کا نام لے لیا تو کیا ہوا؟ ملاقات ہوئی۔ میں نے ظاہر طور پر دیکھا تھا۔ پتہ نہیں، وہ روحانی طور پر تھے یا جسمانی پر تھے (یعنی اُن کی روح مبارک تھی یا وہ اپنے جسم مبارک کے ساتھ حاضر تھے)۔ میں نے تو نہیں کہا تھا کہ وہ روحانی ہیں یا جسمانی تھے۔ میں تو ابھی خود مشکوک ہوں پتہ نہیں کہ وہ روحانی تھے یا جسمانی تھے۔ اگر دوبارہ ملاقات ہوئی تو خوب ٹٹول ٹٹال کر دیکھوں گا۔ رہا یہ کہ یہ کہتے ہیں کہ بیت المقدس میں ہیں یا خانہ کعبہ میں وہاں اُتریں گے میں نے اُترنے کا تو نہیں کہا. میں نے تو صرف ملاقات کا کہا ہے۔

سوال: سُنا ھے کہ آپ ہندوؤں سکھوں عیسائیوں میں جا کر صرف ذکر قلب کی اجازت دیتے ھیں. جبکہ وہ مسلمان نہیں . غیر مسلموں کے دِل کس طرح اللہ اللہ کر سکتے ھیں؟

جواب: آپ مجھے یہ بتائیں کہ جب حضور پاک آئے تھے اُس وقت کوئی مسلمان تھا۔ یہی لوگ تھے نا۔ انہی لوگوں میں اُنھوں نے تبلیغ کری نا۔ ایکدم تو نہیں کہا تم کلمہ پڑھو، نماز پڑھو۔ بس ان کا ایک طریقہ تھا۔ ان لوگوں کے قلبوں پر نظریں ڈالیں ان کے اندر اللہ اللہ گئی تو پھر یہ لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ پڑھنے پر مجبور ہوگئے۔ اب جب خواہ کوئی بہت بڑا گنہگار رہو، بہت بڑا کافر ہو ہم اُس کو کہتے ہیں کہ اللہ کا ذکر کر، دِل کی دھڑکن کے ساتھ کر۔ ہمارے کہنے سے نہیں ہوگا اللہ کے حکم سے ہوگا۔ جس کے اوپر اللہ کا حکم ہوگا اُس کے قلب نے اللہ کرنا شروع کردی۔ وہ مسلمان نہیں ہوگا تو کیا ہوگا؟ آج نہیں ہے تو کل تو ہو جائے گا۔ آج گنہگار ہے، کل تو پرہیز گار ہو جائے گا نا۔ تو اللہ جس کو چاہے اُسکے آگے چہ مسلم چہ کافر چہ زندہ چہ مُردہ۔ وہ جس کو چاہے، جسکو اپنا دوست بنانا چاہے، بنا لیتا ہے۔

اور واقعات ہیں کہ بڑے بڑے کافر بڑے بڑے ڈاکو اُس کی نظروں میں آئے تو ولی بن گئے۔ تو مسلمان کی بات کرتا ہے۔ وہ تو ولی بن گئے۔ یہ اُنھیں کے دِل اللہ اللہ کرتے ہیں جنھوں نے مسلمان ہونا ہوتا ہے اور اُس کا ریکارڈ ہے۔

وہ ویڈیو دیکھونا ایک سال اُن کو ذکر دے کے آئے دوسرے سال وہ کلمہ پڑھ رہے ہیں۔ ایک طریقہ کار ہے۔ ڈائرکٹ ہم اُن کو نہ قرآن کی بات کر سکتے ہیں نہ نماز کی بات کر سکتے ہیں اُن کو قلب کی بات کرتے ہیں۔ آہستہ آہستہ قلب سے وہ زبان پر بھی آجاتے ہیں۔ ہاں جی اور (سوال)۔۔

سوال: آپ نے باطن کو صاف کرنے پر بہت زور دیا ہے۔ ہم کس طرح باطن کو پاک صاف کر سکتے ہیں؟

جواب: باطن بہت ضروری ہے۔ آپ یہاں ہندو، سکھ عیسائی مسلمان سب کو لائن میں کھڑا کر دیں اللہ کو کہیں کس کو دیکھنا چاہتا ہے، کس کو دیکھے گا۔ وہ نہ داڑھیوں کو دیکھتا ہے نہ سجدوں کو دیکھتا ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ تیرا باطن صاف نہیں ہے تو تجھ میں اور اُس میں کیا فرق ہے۔ صرف زبان کا فرق ہے نا۔ ہاں اگر تیرا باطن صاف ہے، تب تو اُس سے افضل ہے۔ ورنہ زبانی تیرا دعویٰ ہے طوطے کی طرح۔ اور باطن صاف کیسے ہوتا ہے۔؟

دو طرح کی عبادت ہے۔ ایک ظاہر کو صاف کرتی ہے اور ایک اندر کو صاف کرتی ہے۔ یہ نماز روزہ ظاہر کو صاف کرتا ہے۔ یہ بھی ضروری ہے۔ لیکن وہ جو اندر ہے اُس کا بھی پاک ہونا ضروری ہے نا اور یہی وجہ ہے کہ جب تک تمھارا اندر پاک نہیں ہوگا۔ کوئی پاک چیز تمھارے اندر ٹھہرے گی نہیں۔ تو دِن رات قرآن پڑھتا ہے نمازیں پڑھتا ہے تیرے اندر ٹھہرتی نہیں ہیں کیونکہ تیرا نفس ناپاک ہے۔ اور یہی وجہ ہے۔

اگر نماز قرآن تیرے اندر ٹھہر جائیں تو فرقہ واریت کیا ہے؟ تو ایک دوسرے کو مسلمان کیوں ماریں۔ سارے مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں نا۔ تو مومن ہے ہی نہیں۔ تو مومن بن تا کہ تم سارے ایک ہو جاؤ۔ ایک ہونے کے لئے یہ تمھارا دِل اللہ تعالیٰ کا گھر تھا، یہ حدیث بھی کہتی ہے۔ تم نے اللہ اللہ نہیں کیا ہے اس دِل میں۔ اُس دِل میں شیطان آ کر بیٹھ گیا ہے۔ تم جب تک اُس شیطان کو نہیں نکالو گے نا، تمھارا من صاف نہیں ہوگا۔ تمھارا نفس پاک نہیں ہوگا۔

اُس کے لئے قانون ہے، طریقے ہیں۔ جس طرح نماز روزے کے طریقے ہیں اسی طرح قلبی ذکر کے طریقے ہیں نا۔ جس طرح یہ تسبیح ٹک ٹک کرتی ہے اس طرح اندر تسبیح لگی وئی ہے وہ بھی ٹک ٹک کرتی ہے نا۔ یہ جو تسبیح عام لوگوں کے لئے ہے۔ بلھے شاہ فرماتے ہیں ساڈے دِل دا مڑ کا اللہ اللہ کردا۔ دِل دے مڑ کے نوں اللہ اللہ سکھانا۔ وہ جو ٹک ٹک ہو رہی ہے دِل تو تسبیح ہے۔ ایک گھنٹے میں چھ ہزار اور چوبیس گھنٹے میں سوا لاکھ سے بھی بڑھ جاتی ہے۔ جس دِل میں چوبیس گھنٹے اللہ اللہ ہوتی رہے تو شیطان تو نہیں آتا نا۔ پھر شیطان جاتا ہے تو رحمان آتا ہے۔

تو جب اللہ اللہ ہوتی ہے، دِل کی دھڑکن کے ساتھ، دِل کی دھڑکن کا تعلق خون سے ہے۔ پھر وہ اللہ اللہ خون میں

جاتا ہے خون سے ہوتا ہوا نسوں میں جاتا ہے، نسوں سے ہوتا ہوا تمھاری روحوں تک جاتا ہے تو روحیں بیدار ہو کر اللہ اللہ شروع کر دیتی ہیں۔ اور پھر تم سوتے رہنا روحیں اللہ اللہ کرتی رہیں گی حتیٰ کہ کام کاج میں بھی اللہ اللہ ہوتی رہے گی۔ حتیٰ کہ تو مر بھی گیا تو قبر میں بھی اللہ اللہ ہوتی رہے گی۔ اور یومِ محشر تک اللہ اللہ ہوتی رہے گی۔ اور موت تجھے ہے روحوں کو تو موت نہیں ہے نا۔ تو نمازی تھا۔ تیری نماز مرنے کے بعد ختم ہوگئی روحوں کی نماز ختم نہیں ہوتی۔ وہ تو قیامت تک نمازیں پڑھتی رہیں گی۔ جو یہاں سکھایا ہے وہاں بھی کرتی رہیں گی۔ اور اُس کا واقعہ ہے جب حضور پاک ﷺ شبِ معراج پر گئے تھے معراج پر جانے سے پہلے سب نبیوں ولیوں کی روحوں کو نماز بڑھائی تھی۔ اگر تیری روح بھی اس قابل ہو جائے تو تجھے بھی وہ نماز حاصل ہو سکتی ہے نا۔ اتنے ہزار سال سے تھی۔ قیامت تک وہ نماز رہے گی۔

ہمارا مقصد یہ ہے کہ اس جسم کے ساتھ تیرے اندر جو روحیں ہیں دِل ہے وہ بھی پاک صاف ہو جائے نا۔ جب تو اللہ اللہ کرتا ہے تیرا اندر بھی اللہ اللہ کرنا شروع کر دے نا، تو اک ہے، نقل ہے۔ تیرے اندر اصل ہے۔ تو نقل کو اتنی اہمیت دیتا ہے وہ جو اصل چیزیں ہیں جن کو آگے جانا ہے، جن کو موت ہی نہیں ہے، تو اُن کو اہمیت ہی نہیں دیتا ہے؟ وہ تیری محتاج ہیں۔ تو خود بھی اللہ اللہ کر اور اُن کو بھی اللہ اللہ سکھا۔ اگر تو نے اُن کو اللہ اللہ سکھا دیا تو یقین کر قیامت تک تیرا صدقہ جاریہ ہو ہی گیا۔

سوال: آج کل صرف پاکستان میں ہی نہیں بلکہ میرے کچھ عزیز بھی دوسرے ممالک میں بھی ہیں. وہاں پر بھی یہ شہرت عام ہو چکی ہے کہ گوہر شاہی نے امام مہدی ہونے کا دعویٰ کر دیا ہے. آج آپ سے ملاقات کا موقع مل گیا ہے. آپ بتائیں مہدیؑ کا کیا معاملہ ہے؟

جواب: میں نے تو واضح کر دیا ہے۔ جو مہدی ہوگا کچھ دکھائے گا نا کرتب۔ ایسے کرتب دکھائے گا جیسے کوئی دوسرا دکھا ہی نہیں سکے گا۔ ہر مذہب والا مجبور ہو جائے گا نا اُس کو ماننے کے لئے۔ اگر یہاں پر کوئی پاکستان میں کہتا ہے کہ میں مہدی ہوں۔ انگلینڈ میں، یورپ میں، فلسطین میں کوئی اُس کو نہیں مانتا تو وہ مہدی نہیں ہے۔ مہدی وہ ہے جس کو ہر شہر والا ہر ملک والا مانے گا۔ ہر مذہب والا مانے گا۔ وہ مہدی ہوگا۔ رہا سوال ہمارے لوگ کہتے ہیں، آپ اُن سے پوچھو وہ کیوں کہتے ہیں۔ جب ہم نے اُن سے پوچھتے ہیں کہ تو نے کیوں کہا ہم کو مہدی؟ ہم کو پھنسانا چاہتا ہے؟ وہ کہتا ہے ہیں ہمیں تم سے ہدائت ہوئی۔ ہمارے مہدی تم ہو بس۔ لیکن یہ مہدی تو نہیں۔ مہدی وہ ہوگا جسکو ساری دُنیا مانے گی۔ وہ کوئی اور ہی ہوگا۔

سوال: ایک سوال یہ ہے. بے شمار خطابات کے دوران آپ نے شریعتِ محمدی اور شریعتِ

احمدی کے بارے میں فرمایا ھے . تو آپ ذرا مزید تفصیل بیان کریں کہ یہ کن لوگوں کو ملتی ھے؟

جواب: شریعتِ محمدی! حضور پاک ﷺ کے جسم مبارک کا نام محمد ﷺ ، آپ کی روح کا نام احمد تھا۔آپ کا یہ جو سنٹر والا لطیفہ اخفاء، اُس کا نام احمد تھا۔ آپ کے سر میں جو لطیفہ انا ہے اُس کا نام محمود ہے۔اب شریعتِ محمدی؟ آپ کے جسم نے جو کام کیئے وہ شریعتِ محمدی ہیں۔آپ کی جو روح نے جو کام کئے وہ شریعتِ احمدی ہے۔ایک دفعہ آپ جسم سمیت معراج پر گئے باقی آپ جب جاتے رہے تو روح کے ذریعے اوپر جاتے رہے۔وہ شریعتِ احمدی ہے نا۔آپ کی روح پہلے بھی نمازیں پڑھتی تھی۔آپ سے آنے سے پہلے بھی تب آپ نے فرمایا تھا میں اس دُنیا میں آنے سے پہلے بھی نبی تھا۔آپ فرماتے ہیں میں اُس وقت بھی نبی تھا جب حضرت آدم علیہ السلام کو بنایا ہی نہیں گیا تھا۔جسم تو بعد میں آیا تھا نا۔وہ جو پہلے نبی تھے وہ جو کام کرتے تھے وہ شریعتِ احمدی تھی نا۔اور ابھی بھی آپ کی روح مبارک نماز پڑھاتی ہے وہ اُس وقت تک سر نہیں اُٹھاتے جب تک اللہ تعالیٰ جواب نہ دے۔ لبیک یا عبدی۔اگر تیری روح بھی اس قابل ہو جائے تو تجھ میں بھی وہ شریعتِ احمدی میسر ہو سکتی ہے۔

سوال: سُنا ھے آپ قرآن پاک کے تیس نہیں بلکہ چالیس پارے کہتے ھیں؟

جواب: ایک شریعتِ محمدی ہے، وہ تو تیں ہی ہے۔شریعت احمدی ہے وہ کچھ اور علم ہے نا۔جس کے لئے حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا تھا مجھے حضور پاک ﷺ سے دو علم حاصل ہوئے ایک میں نے تم کو بتا دیا۔دوسرا بتاؤں تو تم مجھے قتل کر دو۔ یہ حدیث ہے باقاعدہ۔پھر وہ دوسرا علم کیا تھا وہ روح کا علم تھا۔جس طرح، چلو تھوڑی سی بات لمبی کر دیتے ہیں۔یہ جسم مٹی کا ہے یہ تمھیں تسلیم کرنا پڑے گا۔یہ مر جائیگا، یہیں رہ جائیگا، ختم ہو جائیگا، آگے بھی نہیں جائے گا۔آگے جو جسم ملے گا دوسرا ملے گا۔نہ جلے گا نہ مرے گا نہ بڈھا ہو گا نہ بیمار ہو گا۔جب اس کو یہیں رہنا ہے پھر اس کو آگے بھی نہیں جانا ہے تو اسکا حساب کتاب کیا۔اس کے منازل کیا؟ سوچنے والی بات ہے نا؟

یہ (جسم) ایک مکان ہے اس کے اندر سات بندے رہتے ہیں ایک بندہ ہے جس کا نام نفس ہے۔لطیفۂ نفس اُسکو بولتے ہیں۔نفسانی لوگوں کے لئے پورا قرآن مجید آیا۔جگہ جگہ لکھا ہے، نفس کو پاک کر اسکی اصلاح کر۔کبھی اسکو ڈرایا گیا، کبھی لالچ دی گئی کبھی دوزخ بتایا گیا کبھی بہشت۔یہی بات ہے نا۔یہ نفس کے لئے ہے۔جب پھر نفس پاک ہو جاتا ہے تو آگے کیا ہے؟ جب نفس پاک ہو جاتا ہے پھر وہ باطن کا علم شروع ہوتا ہے۔

پہلا علم قلب کا ہے۔نفس پاک ہونے کے بعد اس میں ہے **ذالک الکتاب ۔ ھذا کتاب** نہیں۔وہ کتاب جس

میں کوئی شک نہیں ہے۔ اس کے اوپر تو ہندو بھی شک کرتا ہے، کافر بھی شک کرتا ہے نا۔ اس قرآن پاک پر شک کرتے ہیں نا۔ تو اُس کتاب پر تو کافر بھی شک نہیں کرتا۔ اگر کافر کا بھی نفس پاک ہو جائے تو وہ بھی اُس پر شک نہیں کرے گا۔ اُس کتاب پر کافر بھی شک نہیں کرتا اگر اُس کا نفس پاک ہو جائے۔ پھر جو اس کے تیس حصے یہ ہیں، دس حصے وہ ہیں۔ یہ جو قلب ہے۔ اُسکا علم ہے کہ قلب کی نبوت حضرت آدم علیہ السلام کو ملی تھی آدھی اُن کے لئے اُدھی اُنکے ولیوں کے لیئے۔ پھر آگے روح ہے۔ پھر روح کی کتاب شروع ہو جاتی ہے۔ پھر اُسکے پارے ہیں۔ ابراہیم علیہ السلام کا روح کی وجہ مرتبہ سے آدم علیہ السلام سے بلند ہوا۔ پھر آگے موسیٰ علیہ السلام آگئے۔ انھیں سری کے تین حصے ملے۔ آدھے اُنکے لئے آدھے ولیوں کے لئے۔ اُنکا درجہ ابراہیم علیہ السلام سے اسکی وجہ سے بلند ہوا نا۔ پھر عیسیٰ علیہ السلام کو چار، آدھے اُن کے لئے آدھے اُنکے ولیوں کے لئے۔ اُنکا درجہ پھر موسیٰ علیہ السلام سے تب بلند ہوا نا۔ پھر حضور پاک ﷺ کو پانچوں کا علم حاصل ہوا۔ اخفاء کا علم۔ تب آپکا درجہ سب سے زیادہ ہوگیا نا۔ اب اک نفس ہے اور پانچ یہ ہیں، یہ چھ، یہ علم میں ہیں۔ نفس کا علم تیس (پارے) ہے۔ باقی پانچ کا علم دس حصوں میں ہے۔ اُسکے بعد آجاتا ہے... انــا، ساتواں لطیفہ، اُسکا تعلق علم سے نہیں ہے۔ اس کا تعلق عشق ہے۔ یہ کسی روحانی اُستاد کو پکڑو تو تمھیں پتہ چلے کہ ظاہری بھی علم ہے اور باطنی بھی علم ہے۔

ہم کہتے ہیں کہ تیس حصے ظاہر میں تو دس حصے باطن میں ہیں۔ اور باقاعدہ اس کا ثبوت ہے۔ ولیوں کی کتابوں سے ملتا ہے۔ یہ جو علماء کہتے ہیں اس علم کو رد کرتے ہیں اور یہی (علماء) جب واقعہ سناتے ہیں شاہ شمس تبریز کا۔ کہ جب اُنھوں نے کتابیں ڈالیں تو پوچھا ایں چیست۔ تو اُنھوں نے کہا کہ ایں آں علم است کہ تو نمی دانی۔ جب آپ نے کتابیں باہر نکالیں تو پوچھا ایں چیست۔ تو فرمایا کہ ایں آں علم است کہ تو نمی دانی۔ ایک وہ علم جس کو وہ نہیں جانتے تھے اُنھوں نے کہا کہ یہ علم جسکو تو نہیں جانتا۔ یہی وجہ ہے کہ صرف قرآن مجید ہی کافی ہے پھر غوث پاک نے بھی قرآن مجید پڑھا تھا نا خواجہ صاحب نے بھی پڑھا تھا نا پھر کس علم کے لئے جنگلوں میں چلے گئے تھے۔ پھر جنگلوں میں کوئی اور علم تھا نا۔ یہاں مولوی صاحب پڑھاتے ہیں وہاں حضور پاک ﷺ پڑھاتے ہیں۔ مولوی اور حضور پاک کے پڑھانے میں فرق ہوگا نا۔ یہاں عالم بن جاتا ہے شیخ الحدیث بن جاتا ہے وہاں غوث السلطان بن جاتا ہے ولی اللہ بن جاتا ہے۔

سوال: مختلف بورڈ پڑھنے کا اتفاق ہوا ھے. کہیں آپ کا فرمان اس صورت میں لکھا ھے کہ دیدارِ الٰھی ھو سکتا ھے. تو اسکے دلائل کیا ھیں ؟

جواب: امام ابو حنیفہ نے فرمایا ہے کہ میں نے ننانوے مرتبہ رب کا دیدار کیا۔ اُن کی کتاب میں لکھا ہوا ہے۔ ابراہیم بن ادھم فرماتے ہیں: میں نے ستر مرتبہ رب کو دیکھا ہے۔ سخی سلطان باھوؒ فرماتے ہیں: جب جی چاہے رب کو دیکھ لوں۔ حضور پاک

ﷺ کی تو بڑی بات ہے نا؟ باقی سب نے روحوں کے ذریعے دیکھا ہے، حضور پاک ﷺ نے اس جسم کے ذریعے دیکھا ہے نا۔ اب جو کہتا ہے ولی اللہ ہوں۔ ولی اللہ کا مطلب ہے اللہ کا دوست۔ تو دوست وہی ہوتا ہے نا جو ایک دوسرے کو دیکھا ہو۔ نہ دیکھا ہے نہ باتیں کیں، کہتا ہے میں ولی اللہ ہوں۔ جھوٹا ہے نا۔ اگر تو کوئی صرف نبوت کا دعویٰ کرتا ہے، جھوٹی کا، تو اُسکو تو کافر کہتا ہے۔ جو ولائت کا جھوٹا دعویٰ کرتا ہے اُسکو کیا کہے گا۔ وہ کفر کے نزدیک پہنچ جاتا ہے نا۔ ولائت کے لئے ضروری ضروری ہے کہ اُس پر الہام ہوا اور اُسکا (رب کو) دیکھا ہوا ہو۔ صرف یہ ہے کہ عورتوں کو صرف الہامات ہوتے ہیں۔ وہ دیکھ نہیں پاتیں رب کو۔ اس وجہ سے وہ آدھی رہ جاتی ہیں۔ رابعہ بصری کو تب آدھی قلندر کہا گیا۔ باقی جو ولی ہوتے ہیں وہ رب کو دیکھتے بھی ہیں، باتیں بھی کرتے ہیں۔ اس کے بغیر کوئی کہے میں ولی ہوں تو پھر وہ جھوٹا ہی ہے۔

سوال: آپ کو چاھنے والے آپ کو اللہ کھتے ھیں . اسکی حقیت کتنی ھے؟

جواب: حقیقت اتنی ہے، بہت سے نہ چاہنے والے ہمیں کو شیطان کہتے ہیں۔ بہت سے ہم کو مرتد کہتے ہیں، بہت سے کافر کہتے ہیں۔ بہت سے مہدی کہتے ہیں۔ بہت سے عیسیٰ کہتے ہیں۔ یہ جسکا جتنا جتنا عقیدہ ہے، اُتنا ہی کہتا ہے یہ اِن سے پوچھو۔ میں نہیں کہہ سکتا۔ میں تو مسلمان ہوں۔ قرآن پہ عمل کرنے والا ہوں۔ وہاں (قرآن میں) لکھا ہے قل ھواللہ احد ،اللہ ایک ہے نہ اُس نے کسی کو جنا، نہ وہ جنا گیا۔ میرے تو ماں باپ بھی ہیں بیٹے بھی ہیں۔ آگے یہ کہتے ہیں ان سے پوچھو، ان پر فتوے لگاؤ۔ ہاں جی (اور سوال)۔

سوال: اگر کسی شخص کا انتقال آپ سے ذکر قلب لینے کے کچھ عرصه کے بعد ھو جاتا ھے تو اُسکی باقی منزل کے بارے میں کیا ھو گا؟

جواب: پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ ذکر قلب اپنی مرضی سے نہیں چلتا ہے۔ ہم تو ایجنٹ ہیں، بتانے والے ہیں۔ جسکو وہ چاہتا ہے اُسکے ساتھ لگ جاتے ہیں۔ اس میں جب تک حضور پاک ﷺ تصدیق نہ کریں اُس وقت تک اللہ تعالیٰ منظوری ہی نہیں دیتا ہے۔ اور جس کی منظوری ہو جاتی ہے، قلب کی، وہ چاہے زندہ ہے مُردہ ہے اُسکی منزل چلتی رہتی ہے۔ یہ جسم مُردہ ہوا ہے اندر تو مُردہ نہیں ہوا ہے نا۔ اور ایسے لوگوں کا ریکارڈ ہے۔ کہ یہ شاہ لطیف بھٹائی رحمۃ اللہ علیہ، لوگ ان کو یہی کہتے تھے کہ صوفی شاعر ہے۔ کوئی دربار سے فیض نہیں تھا۔ لیکن یہ چلے کرتے رہے تو یہ سلسلہ چل رہا تھا۔ جب باطن میں سلسلہ مکمل ہوا تو دربار سے فیض ہونا شروع ہو گیا۔ ایسے لوگوں کی تکمیل ہوتی رہتی ہے۔

سوال: تصویر کشی کے بارے میں آپ کی کیا رائے ھے؟ کیا تصویر کھچوانا حرام نھیں ھے؟

جواب: مقصد یہ ہے کہ۔ کچھ لوگ تو کہتے ہیں کہ حرام ہے۔ کچھ لوگ کہتے حرج نہیں ہے۔ کچھ ولیوں نے بھی ہمیں

اُلجھایا ہوا ہے۔ اللہ نے بھی اُلجھایا ہوا ہے تو ولی اگر اُلجھا دیں تو کیا ہے۔ اعلیٰ حضرت احمد رضا خان بریلوی نے ایک جگہ لکھا ہے کہ تصویر حرام ہے۔ کہا ہے نا۔ اعلیٰ حضرت کے زمانے میں پیر مہر علی شاہ کی تصویریں عام تھیں اُنکو نہیں کہا کہ یہ حرام ہیں۔ اعلیٰ حضرت نے اپنی کنز الایمان میں لکھا ہے وہ جو تابوتِ سکینہ ہے اُس میں سب نبیوں کی تصویریں ہیں۔ ہم پھر کیا کہیں؟ اب پھر تمھاری اپنی مرضی ہے حرام سمجھو یا حلال سمجھو۔

سوال: اگر امام مھدی اور عیسیٰ علیه السلام کی آمد ھو چکی ھے تو لوگوں کو بھی دکھائیے؟

جواب: لوگ دیکھیں گے نا ضرور۔ پہلے بتائی تھی نا نشانی۔ اب گھڑی گھڑی نشانی

سوال: اگر کوئی ذاکر ذکر کے بعد قلب پر نظریں جمائے اور اُس قلب کی جگه نور نظر آئے اور نور کے درمیان خواب میں کعبه نظر آئے اور ساتھ باطنی مخلوق طواف کرتی نظر آئے. اس قسم کی کیفیت کے ساتھ دِل پر پورا کلمه سنھری چمکتا ھوا نظر آئے تو کیا یه معاملات کو عین الیقین کی منزل کھا جائے گا؟

جواب: یہ عین الیقین نہیں حق الیقین ہے کیونکہ یہ استدراج کلمے میں نہیں ہوتا نا۔ اگر کلمہ ہے تو صحیح ہے۔ اگر کلمہ نہیں ہے تو پھر عین الیقین ہے نا۔ کلمہ ہے تو یقین ہی یقین ہے اور ایسا ہوا ہے نا۔ مجدد صاحب (مجدد الف ثانیؒ) نے ایک دفعہ دیکھا ہے کہ باطنی مخلوق اُن کو سجدہ کر رہی ہے۔ تو بڑے پریشان ہوئے کہ سجدہ تو جائز ہی نہیں ہے۔ آواز آئی گھبراؤ نہیں یہ تمھیں سجدہ نہیں کر رہے۔ وہ جو تمھارے اندر خانہ کعبہ بس گیا ہے یہ اُس کو سجدہ کر رہے ہیں۔ ہوتا ہے جس کو رب چاہے۔

سوال: آپ لوگ پھلے ذکر الٰھی کا پرچار کرتے تھے. آپ کی تبلیغ ذکرِ قلب تھی. روحانیت کی بات کرنے لگے. کچھ عرصے سے آپ امام مھدی کی تشھیر کر رھے ھیں. اس کے بعد اب آپ کا کس چیز کی تشھیر کا اراده ھے؟ آپ کیا چاھتے ھیں؟ کیا سیاست میں بھی آنے کا اراده ھے؟

جواب: پہلے جواب دے چکا ہوں.........مکمل،.......ان باتوں کا۔

سوال: وحدت الوجود اور وحدت الشھود سے کیا مرُاد ھے؟

جواب: یہاں وحدت الوجود والا بندہ ہی نہیں ہوگا۔ کیا بتاؤں؟ وحدت الوجود والا کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز میں ہے۔ وہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر دِل میں ہے۔ کہتا ہے نا؟ وحدت الشھود والا کہتا ہے۔ اگر اللہ ہر دِل میں ہے تو اُس میں کفار بھی شامل ہیں تو پھر یہ دوزخ کس کے لئے ہے؟ اللہ تعالیٰ ہر چیز میں ہے تو پھر دوزخ کس کے لئے ہے؟ جس میں اللہ تعالیٰ کا نور ہے وہ

دوزخ میں جائے گا ہی نہیں۔ وحدت الوجود والے وہ ہیں جنھوں نے یارحمٰن کا ذکر کیا۔ ہر وقت یارحمٰن کرتے رہے۔ یاودود کرتے رہے۔ یارحمٰن سے اُن کے دِل میں جونور آیا نا یا رحمٰن کا صفاتی نور آیا۔ اُنھوں نے اپنی نگاہ سے دیکھا، اُنھوں نے دیکھا یارحمٰن کی اک جھلک جانوروں میں بھی نظر آتی ہے جس کی وجہ سے اپنے بچوں سے پیار کرتا ہے۔ اُنھوں نے کہا اللہ تعالیٰ ہر چیز میں ہے۔

وحدت الشہود والے کیا تھے؟ اُنھوں نے اسم اللہ کا ذکر کیا اسم ذات کا ذکر کیا۔ اللہ اللہ کا ذکر کیا۔ اللہ اللہ سے اُن کے دِلوں میں اللہ کا نور آیا تو اللہ کے نور سے دیکھا۔ تو اُنھوں نے دیکھا ایسا لگتا ہے کہ دُنیا میں نور رہے ہی نہیں چند دِلوں میں ہے۔ یہ وحدت الوجود اور وحدت الشہود کا جھگڑا ہے۔ اور ہم وحدت الشہود کے قائل ہیں۔ جس کے دِل میں اللہ کا ذاتی نور ہے نا وہ وحدت الشہود ہے۔ جس میں ذاتی نہیں وہ وحدت الوجود ہے۔ وحدت الوجود والا جب اوپر گیا، ایک مقام پر رُک گیا۔ آگے جا نہ سکا۔ اُس نے کہا مجھے تو ایک روشنی سی نظر آئی۔ اللہ کا کوئی جسم وغیرہ نظر نہیں آیا۔ وحدت الشہود والا اسم ذات والا تھا نا، اُس ذات کے پاس پہنچ گیا۔ حضور پاک ﷺ نے جا کر ہاتھ بھی ملائے۔ اُس نے کہا: یہ حدیث صحیح کہتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنی صورت میں بنایا ہے۔ یہ وحدت الوجود اور وحدت الشہود کا یہ جھگڑا ہے۔

سوال: آپ کے آستانے پر پچھلے دِنوں کراچی کی ایک عورت کی موت کا ذمہ دار آپ کو ٹھرایا گیا تھا. کیا یہ سچ ہے؟

جواب: پہلی بات تو یہ ہے وہ ہمارے آستانے پر آئی۔ لوگ آتے جاتے رہتے ہیں۔ اُس کے ساتھ کوئی بھی نہیں تھا۔ اُس کا لڑکا چھوڑ کر آ گیا.......... اکیلی تھی۔ اگر ہم اُس کو مار سکتے تھے تو ہم اُس کو کہیں دبا سکتے تھے۔ ہمارے پاس اپنی زمین تھی، اپنی گاڑیاں تھیں۔ زمین میں دبا سکتے تھے۔ کہیں پھینک کر آ جاتے۔ ہم اُس قتل شدہ کو اُس کے وارثوں کو کیوں دیتے؟ گھر میں بلا کے کیوں دیتے؟ یہ لاش اُٹھا کر لے جاتے۔ یہ کچھ سیاسی لوگ ہیں کچھ گورنمنٹ کی ایجنسیاں ہیں جن کی یہ پلاننگ ہوئی ہے۔ جس طرح سے منفی پراپیگنڈہ ہو رہا ہے، کچھ عرصے بعد یہ مثبت پراپیگنڈہ شروع ہو جائے گا۔ اس کی تحقیق ہو رہی ہے، تفتیش ہو رہی ہے، کرائم برانچ والے کر رہے ہیں۔ پھر وہ کہتے ہیں، اخباروں میں ہم پڑھتے ہیں، کوئی ایسا کام ہوا جو اُس نے دیکھا۔ تب اُس کو ختم کر دیا گیا۔ بھائی، جب وہ اکیلی تھی اُس نے کام دیکھا تو دوسروں کو اُس نے خواب میں آ کر بتایا کہ میں نے یہ کام دیکھا تو مجھے مار دیا؟ اخبار والوں کو بھی شرم نہیں آتی نا۔ یہیں سے پکڑا جاتا ہے نا۔ تو اُس نے خواب میں اُنھیں آ کر بتایا؟

سوال: امام مھدی علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے تذکرے تو بہت آرھے ھیں. دجال کہاں ھے؟ اُس کے بارے میں کچھ بتائیں؟

جواب: میں نے ابھی کہا نا کہ دجال فلاں جگہ ہے، یقین کرو! ابھی لڑائی شروع ہو جائیگی۔ وقت کا انتظار کرو......بس۔ وہ جو من جانب اللہ ہوگا وہ زیادہ بہتر ہوگا۔ دجال ابھی دور نہیں ہے۔ پاکستان کے نزدیک ہی ہے۔

سوال: آپ نے الم(الف لام میم) کا راز کھولا ھے . قرآن میں اور بھی حروفِ مقطعات ھیں مثلاً الرٰ (الف لام را) کا کیا راز ھے؟

جواب: ابھی نہیں کھول سکتے۔

سوال: سلطان الفقراء کے بارے میں کہا جاتا ھے ، اُنھین خدا کہو یا بندہ کہو دونوں صحیح ھیں یہ کیسے ھوسکتا ھے کہ بندہ خُدا بن جائے؟

جواب: بات یہ ہے کہ جو انسان کے اندر لطیفے ہیں وہ تو ہیں ہی ہیں۔ اگر ان کے ذریعے وہ ولی بنتا ہے تو وہ خُدا نہیں کہلا سکتا۔ کچھ ولی ایسے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ اپنی طرف سے خاص ارواح جن کو جُسہ توفیق الٰہی بولتے ہیں وہ دیتا ہے۔ کسی کو طفل نوری دیتا ہے وہ اپنی طرف سے تو پھر وہ...بندے میں، وہ بندہ نہیں ہوتا ہے پھر وہ اللہ ہی بولتا ہے۔ انہی کیلئے بولتا ہے کہ بندہ نوافل کے ذریعے میرا اتنا قُرب حاصل کر لیتا ہے کہ میں اُسکے ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے، میں اُسکی زبان بن جاتا ہوں جس سے وہ بولتا ہے۔ یہ اُن لوگوں کے لئے ہے اور کچھ لوگ ایسے ہیں۔ ایک دفعہ اللہ تعالیٰ کو خیال آیا دیکھوں میں کیا ہوں؟ کیسا ہوں میں؟ جیسے تم کو کبھی خیال آتا ہے کہ شیشے میں دیکھوں کیسا ہوں میں؟ اللہ کو بھی خیال آ گیا کہ دیکھوں میں کیسا ہوں؟ تو سامنے عکس پڑا، وہ عکس اک روح بن گئی، اللہ اُس پہ عاشق ہو گیا وہ اللہ پہ عاشق ہو گئی۔ وہ حضور پاک ﷺ کی روح مبارک تھی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے خوشی سے پھر جنبش کی ادھر اُدھر گھوما تو سات اور روحیں بن گئیں۔ وہ سلطانوں کی روحیں تھیں نا۔ وہ روحیں جب دُنیا میں آئیں تو پھر سخی سلطان باھوؒ نے فرمایا کہ اگر ان کو اللہ کہا جائے تب بھی غلط نہیں ہے۔ یہ وہی روحیں ہیں۔ اس کیلئے چاہو نا، تو سخی سلطان باھُو کا رسالہ روحی شریف ہے اُس کا مطالعہ کرو تو زیادہ مطمئن ہو جاؤ گے۔

سوال : گستاخی معاف ، عرب ممالک میں گناھوں کا انبار ھے . اور آپ سب جگہ جا کر ذکر قلب کی دعوت دیتے رھے ھیں تو ذکر قلب کی دعوت آپ اُن میں کیوں نھیں دیتے؟

جواب: ہم ہر جگہ جا کر دیتے ہیں۔ عرب میں بھی گئے۔ اور جن کو اللہ چاہتا ہے اُن کے دِل میں اللہ اللہ شروع ہوتی ہے اور جن کو وہ نہیں چاہتا ہم پلٹ کر اُدھر جاتے ہی نہیں ہیں۔ جن کو چاہتا ہے تو ہماری ہمت بڑھتی ہے تو چلے جاتے ہیں۔

سوال: سرکار لوگ کہتے ھیں کہ آپ اگر حق پر ھو تو آگ میں آجاو. آیاھم ایسا کریں یا

نہیں؟

جواب: نہیں، یہ میرے سے معاملہ ہے۔ جتنے بھی مخالف ہیں اُن کو بھی اکٹھا کرو مجھے بھی اکٹھا کرو۔ جو مخالف ہیں میرے تم سے کیا تعلق ہے۔ میرے سے تعلق ہے۔ تو مخالفوں کو اکٹھا کرو نا! مجھ کو بھی آگ میں ڈالو اُن کو بھی آگ میں ڈالو۔ دیکھیں کون بچتا ہے کون جلتا ہے؟ جتنے مولوی نے فتوے لگائے ہیں سب کو لاؤ۔ اُن کو بھی ڈالو مجھے بھی ڈالو۔

سوال: شاھی صاحب میں آپ سے براہ راست سوال کرنا چاھتا ھوں . کیا اسکی اجازت ھے؟

جواب: اجازت ہے

سوال: کئی سوال ھیں لیکن آغاز میں ایک سوال کرتا ھوں. جو اب تک نھیں ھوا اس محفل میں ، یہ آپکی چاند میں تصویر کے حوالے سے ھے. بہت ھی اسکا چرچا رھا. ھم آپکو آپکی موجودہ شکل میں دیکھ رھے ھیں اور یقینا اس شکل میں ارتقاء وجود میں آیا ھے اور آئندہ جا کر مختلف اور روپ دھارے گا. چاند جو ھے ھمیشہ سے اپنے روپ میں موجود ھے. لیکن آپ یہ کہتے ھیں کہ وہ اُس میں جو شبیہ ھے وہ آپ کی ھے . جبکہ روزِ اول سے وہ شبیہ موجود ھے اور روزِ آخر تک وہ ایسا رھے گا. تو آیا اُسکی دعویت میں کہاں تک حقانیت تک موجود ھے؟

جواب: اسکا مجھے تو یہی پتہ ہے۔ کب سے یہ صورت آئی ہے؟ کب تک رہے گی؟ پہلے لوگوں نے مجھے کہا کہ صورت نظر آتی ہے۔ پھر جب میں نے دیکھی، اگر یہ بات غلط ہو جاتی تو میری یہ بیس سال کی جتنی بھی تبلیغ تھی اس سب پہ پانی پھر جاتا نا۔ کمپیوٹر پر پھر اسکو چیک کرایا ہے۔ اپنی تصویر بھی دی یہ بھی دی، انگلینڈ میں بھی چیک کرایا، امریکہ میں بھی چیک کرایا۔ جب اُنھوں نے تصدیق کری ہے تب میں نے کہا کہ تصویر ہماری ہے۔ کیوں ہے، کس نے دی ہے؟ اس کا ہم کو علم نہیں۔ اتنا ہم کہہ سکتے ہیں کہ تصویر ہماری ہی ہے۔

اس کے لئے چاند بھی ہر مہینے ہوتا ہے ابھی بھی ہوگا۔ ہماری بھی تصویر کھینچو وہ بھی تصویر کھینچو۔ کمپیوٹر میں دو۔ اگر غلط ہوگی تو پھر ہم سے سوال کرنا نا۔ اگر ہے تو پھر تسلیم کرو نا ہے۔ اگر نہیں ہے تو پھنساؤ نا ہم کو۔ ہم تو حکومت کو بھی کہہ چکے ہیں کہ اس کو مانو۔ کئی دفعہ حکومت کو کہا ہے، اگر یہ غلط ہے تو بہت بڑا جھوٹ ہے فراڈ ہے تو ہم کو گرفتار کیوں نہیں کرتے ہو؟ اگر یہ صحیح ہے تو اس کو تسلیم کرو لوگوں کو بتاؤ، صحیح ہے۔ تمھارے پاس وسائل ہیں نا۔ اور آج سے نہیں پانچ چھ سال سے یہ شور شروع ہے نا۔

اَن ہوئی (نہ کہی ہوئی) باتوں پر ہماری پکڑ ہو رہی ہے مقدمے چل رہے ہیں۔ لوگ بہتان لگا رہے ہیں۔ اگر یہ

بات غلط ہوتی تو یہ مولوی ہم کو چھوڑ دیتے؟ پہلے انھوں نے تسلیم ہی نہیں کیا کہ ہو ہی نہیں سکتی۔ اب کہتے ہیں ہے لیکن یہ کوئی ولائت کی دلیل تھوڑی ہے۔ اب یہ تسلیم کرتے ہیں۔ اور ہم بھی اسی چکر میں ہیں کہ کوئی اُٹھے اور اس کی تحقیق کرے۔ غلط ہے تو جو مرضی سزا دو۔ صحیح ہے تو تسلیم کرو، منافقت نہ کرو۔ یہاں گورنمنٹ کی ایجنسیاں بھی ہونگی ہم ہر طریقے سے گورنمنٹ کو پیغام پہنچاتے ہیں۔ اخباروں کے ذریعے پہنچایا ہے۔ تقریروں میں کہا۔ آج بھی کہہ رہے ہیں کہ تحقیق کرو نا۔

سوال: ایک بات سننے میں آئی ھے کہ جو انجمن سرفروشانِ اسلام کے کارکن ھیں انھیں آپ نماز کے سلسلے میں اجازت دیتے ھیں کہ وہ نماز ادا کریں اور اجازت نہ دیں تو نماز ادا نہ کریں. معاملہ اللہ اور اُسکے بندے کا ھے. فرض نماز کے متعلق آپ سے اجازت لینا کہاں تک درست ھے؟

جواب: یہ تو میں نے کبھی کسی کو نہیں کہا۔ یہ ضرور کہتا ہوں کہ ذکر کرو نماز بھی پڑھو۔ اس میں تمھاری ترقی ہوگی۔ اگر صرف نماز پڑھو گے تو ساری عمر نمازی ہی رہو گے بس۔ اگر صرف ذکر کرتے ہو، نماز نہیں پڑھتے ہو تو ساری عمر ذاکر رہو گے۔ جب یہ دونوں چیزیں ملیں گی تو ولائت شروع ہوگی نا۔ ہم تو گھڑی گھڑی ان کو کہتے ہیں۔ رہا سوال، نماز کا منکر ہمارے نزدیک کافر ہے۔

سوال: ابھی جب میں آیا تو یہاں میوزک بج رہا تھا آپ کے ھاں ڈیرے میں . اور دوئم یہ کہ آپ کے نام کے ساتھ لفظ "یا" لگایا گیا. میں نے اب تک اپنی آگہی میں یہ بات جانی ھے کہ لفظ یا یا تو اللہ کے ساتھ لگایا جاتا ھے. یا محمد ﷺ کے ساتھ جو کہ یہ بھی غلط ھے. لیکن آپ کے نام کے ساتھ لگایا جا رھا ھے. نہ عمر کے ساتھ یا ھے ، نہ علی کے ساتھ یا ھے . نہ عثمان کے ساتھ یا ھے. نہ فاروق کے ساتھ یا ھے. ایسا کیوں ھے؟

جواب: سب کے ساتھ یا ہے۔ یا علیؑ بھی ہے، یا غوثؓ المدد بھی ہے۔ لوگ اپنے پیرومُرشد کو یا کے نام سے ہی پکارتے ہیں نا۔ رہا سوال، انکا اپنا اپنا عقیدہ ہے۔ یا سے کچھ بگڑتا نہیں ہے۔ کوئی کفر لازم نہیں ہوجاتا ہے۔ بس؟؟

سوال: جب حضور پاک ﷺ نے اللہ کے ساتھ ملاقات کی تو اُس کے ھاتھ میں وہ انگوٹھی تھی انگلی میں، جو آپ ﷺ نے حضرت علی کو دی تھی یہ کیا راز ھے؟

جواب: یہ صحیح ہے جی۔ جب میں یہ کہتا ہوں، تو کہتے ہیں کہ یہ شیعوں سے مل گیا ہے۔ جو صحیح ہے وہ صحیح ہے۔ یہ ہماری حدیثوں میں تھا نا۔ جب انہوں نے حدیثیں صحیح کریں، پہلے تھا حدیث مسلم، حدیث بخاری...... انہوں

http://asiinternationals.com

نے کی ہے حدیث ''صحیح''، مسلم، حدیث صحیح بخاری۔ تو تب یہ چیزیں نکال دیں نا۔ یہ تھا با قاعدہ تھا۔ یہ روائتیں تھیں نا۔

سوال: امام مھدیؑ اور دجال کی لڑائی کیسی ھو گی؟

جواب: وقت آئے گا نا وہی بتائے گا۔ ہم کیسے بتائیں۔

سوال: قطبِ مدار کے عھدے پر کون فائض ھے؟

جواب: قطبِ مدار کا جب پتہ چل جائے تو اُسکی ولائت چھن جاتی ہے۔ غوث کا بتا دیتے ہیں۔ وہ گھمکول شریف والے ہیں۔ پاکستان میں گھمکول شریف، کوہاٹ۔

سوال: آپ نے نشتر پارک کے پروگرام میں فرمایا تھا کہ امام مھدی کی تصویر تمام ولیوں کو دکھا دی گئی ھے. آپ برائے مھربانی کچھ کے نام بتا دیں تاکہ ھم اُن کی کچھ عرصہ صحبت اخیتا ر کریں.

جواب: وہیں چلے جاؤ، گھمکول شریف ہی چلے جاؤ بس۔ یورپ کے لندن کے لوگ شیخ ناظم سے ملیں اور امریکہ والے شیخ ہشام سے ملیں۔ اُن لوگوں کو پتہ ہے۔

سوال: چالیس پارے بھی کیا قرآن کی طرح لکھے ھوئے ھیں . آپ نے پڑھے ھیں تو لکھوا کیوں نھں دیتے؟

جواب: وہ جوتیس سپارے ہیں نا۔ جس طرح توریت زبورانجیل....جس نبی کی جوزبان تھی نا اُسی میں وہ اُترے۔ وہ جوعلم ہے نا وہ سریانی زبان میں ہے۔ اُسکی تفصیل جو ہے نا وہ نبیوں ولیوں کو پڑھائی جاتی ہے۔ جوزبان وہ جانتے ہیں۔ یہ تو بعد میں آئے توریت زبورانجیل قرآن، وہ جو ہے نا جب آدم علیہ السلام آئے نا تو سریانی زبان تھی۔ اور وہ جو باطنی علم ہے سریانی زبان میں اب تک چل رہا ہے نا۔ جو ولی جس زبان کا ہوتا ہے اُسکو اُسی زبان میں سکھایا جاتا ہے نا۔ اُسکی تفصیل سکھائی جاتی ہے۔ اگر اُسکو سریانی میں سکھائیں تو پہلے اُسکو سریانی پڑھائیں نا تو پھر سکھائیں نا۔ تو پھر وہ باقیوں کو بھی سریانی پڑھائے نا۔ اس لئے وہ اُسی کی زبان میں پڑھایا جاتا ہے۔ وہ تفصیل ہے۔ یہ خضر علیہ السلام، قرآن میں اسکا واقعہ ہے نا۔ جو موسیٰ علیہ السلام کے پاس علم تھا وہ اور تھا، جو خضر علیہ السلام کے پاس علم تھا وہ اور تھا۔ اور جو بھی علم رب کی طرف سے آیا، اگر صرف الہام کے ذریعے آیا تو وہ حدیثِ قدسی ہوا۔ اگر الہام کے ساتھ جبریل علیہ السلام بھی ہوئے تو وہ قرآن ہوا نا۔ اور یہ جو علم آیا ہے نا تو یہ الہام کے ساتھ جبریل علیہ السلام تھے تب اس کو بھی قرآن کہتے ہیں نا۔

سوال: بعض لوگ کہتے ہیں کہ امام مہدی کے والد کا نام عبداللہ اور والدہ کانام آمنہ ہوگا.اور زبان میں لکنت ہوگی . کیا ایسا درست ہے؟

جواب: جب وہ آئے تو پوچھ لینا کہ باپ کا نام کیا ہے۔ جب آئیں گے اور کہہ دیں گے کہ میں امام مہدی ہوں تو ساری باتیں اُن سے پوچھ لینا۔ مجھ سے کیوں پوچھ رہے ہو۔ میں نے کوئی اعلان تو نہیں کیا۔

اب یہ کچھ ذکر کے بارے میں بتا دیتا ہوں کچھ لوگ نئے ہونگے۔ کچھ لوگ ہیں مسلمان ہیں نماز بھی نہیں پڑھتے ذکر بھی نہیں کرتے۔ وہ جانوروں کی مانند ہوئے نا۔ جانور بھی کام کاج کر کے سو گئے تو وہ بھی کام کاج کر کے سو گئے۔ کچھ لوگ ایسے ہیں جو نماز پڑھتے ہیں ذکر نہیں کرتے۔ کچھ ایسے ہیں جو ذکر کرتے ہیں نماز نہیں پڑھتے۔ لیکن وہ جو ذکر میں لگ گئے اُس پہلی حالت سے تو بہتر ہیں نا۔ جب کچھ بھی نہیں کر رہے تھے اب چلو ذکر کرنا شروع کر دیا نا۔ نماز نہیں پڑھتے، چلو پہلی حالت سے تو بہتر ہے نا۔ ہوسکتا ہے کہ اُس ذکر کے طفیل اُن کے دِلوں میں اللہ کی محبت آ جائے۔ اور یہ محبت ہی اُن کے لئے شفاعت بن جائے۔ اور ہوسکتا ہے کہ ذکر طفیل ہی وہ نمازوں کی طرف چلے جائیں۔ اُس وقت دِل بھی پاک ہو چکا ہوگا اور زبان بھی پاک ہو چکی ہوگی۔ وہ نماز، نمازِ حقیقت ہے نا۔

اس کے لئے نہ کوئی بیعت ہے نا کوئی نذرانہ ہے۔ جہاں بھی کوئی منسلک ہو ہمیں اس سے تعلق ہی نہیں ہے۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ بجائے اس باہر کی تسبیح کے تیرے اندر کی تسبیح چل پڑے۔ جس طرح یہ باہر کی ٹک ٹک ہے اس طرح تیرے اندر بھی ٹک ٹک ہو رہی ہے نا۔ اگر تیرے اندر ٹک ٹک کے ساتھ اللہ اللہ ملائے گا نا۔ تو وہ اللہ اللہ خون میں جائے گا نا۔ خون سے ہوتا ہوا نسوں میں، نسوں سے ہوتا ہوا روح تک جائے گا۔ تیری روح بھی اللہ اللہ شروع کر دے گی۔ ابھی تو نماز پڑھتا ہے، دِل میں اور ہے زبان میں اور ہے۔

ایک دفعہ حضرت ابوبکر صدیق نے حضور پاک سے پوچھا: میں جب نماز پڑھتا ہوں تو مجھے نماز میں وسوسے آتے ہیں۔ حضور پاک ﷺ نے فرمایا: تجھے دو طرح کا ثواب مل رہا ہے۔ ایک نماز پڑھنے کا، ایک جہاد کرنے کا۔ آپ نے فرمایا کہ جہاد کرنے کا کیا؟ وہ تیرے اندر اللہ اللہ ہو رہی ہے نا۔ جب وسوسے آتے ہیں اللہ اللہ اُنکو باہر پھینکتی ہے نا۔ پھر اللہ اللہ، پھر وسوسے آتے ہیں، پھر اللہ اللہ اُسکو باہر پھینکتی ہے۔ تیرے اندر لڑائی شروع ہوگئی ہے نا۔ یہ جہاد ہے نا۔ اگر اندر اللہ اللہ نہیں تو وسوسہ دِل میں بیٹھ جاتا ہے۔ اس کا مطلب ہوا کہ تیرا دِل بھی شیطان کے ساتھ شامل ہے۔ یہ نماز صورت ہے۔ اس نماز کا کوئی اعتبار نہیں۔ اور یہی نماز ہے جو قیامت کے دِن تیرے منہ پر دے ماری جائیگی۔

جب تیرے دِل میں اللہ اللہ شروع ہو جائیگی، تو کوشش کرے گا میں کام کاج کرتا رہوں اللہ اللہ ہوتی رہے،

کامیابی ہوجائیگی۔ پھر کوشش کرے گا، میں کوئی کتاب رسالہ پڑھتا رہوں، گاڑی چلاتا رہوں اللہ اللہ ہوتی رہے، کامیابی ہوجائیگی۔ پھر کوشش کرے گا، میں نماز پڑھتا رہوں اللہ اللہ ہوتی رہے۔ اُس وقت جو زبان کہے گی وہی دِل کہے گا نا۔ زبان کہے گی قل ھواللہ احد دِل کہے گا اللہ اللہ۔ اب وسوسے گئے نا، باہر گئے نا۔ یہ زبانی عبادت اوپر نہیں جاتی۔

یہ دِل تمھارے پاس ٹیلیفون ہے۔ اللہ اور تمھارے درمیان یہ دِل ٹیلیفون ہے اس میں شیطان بیٹھا ہوا ہے یہ نماز کیسے اوپر جائے۔ جب اللہ اللہ اس میں آئے گی، شیطان جائے گا اس میں نور بنے گا۔ جس طرح ٹیلیفون میں بجلی ہوتی ہے تو کام کرتا ہے تو دِل میں نور ہوگا تو یہ بھی کام کرے گا۔ اُس بجلی کی لہریں یہاں سے اُٹھتی ہیں امریکہ بات ہوتی ہے۔ اور دِل کے نور کی لہریں یہاں سے اُٹھتی ہیں تو عرشِ معلیٰ بات ہوتی ہے۔ اُس وقت نماز پڑھے گا تو اس ٹیلیفون کے ذریعے اوپر جائیگی۔ وہ نماز مومن کا معراج ہے۔ تو بات کرے گا وہ بھی اوپر چلی جائیگی۔ ولیوں کے پاس لوگ کیوں جاتے ہیں؟ گھر میں گڑگڑاتے رہتے، وہی اللہ ہے نا جو ولیوں کے پاس ہے۔ سنتا ہی نہیں ہے۔ جب وہاں جاتے ہیں تو وہاں ٹیلیفون لگے ہوئے ہیں نا۔ بات کرتے ہیں اوپر پہنچ جاتی ہے کام ہوجاتا ہے۔ تم ٹیلیفون لگاؤ نا یہ تو سب کے لئے ہے۔ جن لوگوں کے دِلوں میں ٹیلیفون تھا وہ نہیں کہتے تھے کہ میں سُنی ہوں شیعہ ہوں میں وہابی ہوں وہ کہتے تھے امتی ہوں تمھارا یا رسول اللہ۔ اور جب یہ ٹیلیفون، نور، نکل گیا تو بہتر فرقے بن گئے نا۔ اب حکومت کہتی ہے فرقے ختم کرو۔ کیسے ختم ہوں؟

شیطان گھسے ہوئے ہیں دِلوں میں۔ باہر سے بڑی بڑی داڑھیاں ہیں بڑے بڑے محراب ہیں۔ دِلوں میں شیطان ہے۔ تو شیطان تو ایک نہیں ہونے دیتا ہے۔ وہ تو میاں بیوی کو خوامخواہ لڑادیتا ہے۔ مولوی کو مولوی سے لڑادیتا ہے۔ جب تک شیطان نہیں نکلے گا، شیطان تب نکلے گا جب تمھارے اندر نور آئے گا۔ تو پھر تم سارے مومن بن جاؤ گے نوری رشتے قائم ہو جائیں گے۔ جس طرح بھائی بہن کے رشتے خونی رشتے ہیں پھر وہ نوری رشتے ہونگے اُس وقت تم بھائی بھائی ہونا۔ اس سے پہلے تم بھائی بھائی نہیں ہوسکتے۔ تو جب یہ اللہ اللہ دِل میں شروع ہوجاتی ہے نا۔ پھر جو بھی چیز دِل میں آئے اُس سے محبت ہو جاتی ہے نا۔ اللہ دِل میں آگیا اللہ سے محبت ہوگی۔ جب تمھارے دِل میں اللہ کی محبت ہو تو پھر اللہ تم سے محبت کرے گا۔ تو پھر جن لوگوں سے اللہ محبت کرتا ہے نا خیال بھی رکھتا ہے۔ پھر وہ گمراہ نہیں ہوتے۔ پھر وہ وہی ہیں جن کو اللہ چاہے ہدائت دے۔

اس لئے جو کوئی ذکر لینا چاہتا ہے تو میری آواز کے ساتھ اللہ ہو پڑھیں گے اللہ ہو کی اجازت ہو جائیگی۔ پریکٹس کریں اگر اندر اللہ اللہ شروع ہوجائے تو دعا دے دینا نہیں تو تم اپنے گھر ہم اپنے گھر۔

اور تھوڑا سا اس کا اور طریقہ ہے: جب آپ رات کو سونے لگیں تو اس انگلی (شہادت کی انگلی) کو قلم خیال کریں کہ

میں تصور سے اپنے دِل پہ اللہ لکھ رہا ہوں۔ جو تمھارا پیرو مُرشد ہے اس کو پکاریں وہ تمھاری انگلی پکڑ کے تمھارے دِل پہ اللہ لکھ رہا ہے۔ اُن میں نورانی طاقت ہوتی ہے۔ اگر پیرو مُرشد نہیں ہے تو جس دربار میں تمھارا آنا جانا ہے، وہ بھی کاملِ ذات کی دربار ہو، اُسکا نقشہ لیں کہ وہ دربار والے میرے انگلی پکڑ کر میرے دِل پر اللہ لکھ رہے ہیں۔ یہ (لوگ) کرتے ہیں یہ کام۔

اگر دربار میں بھی آنا جانا نہیں ہے تو حضور پاک ﷺ کے روضے کو پکاریں گے کہ وہیں سے میرے دِل پر اللہ لکھا جا رہا ہے۔ اُس وقت جو بھی تمھارے سامنے آئے، تمھارا نصیبہ اُس کے پاس ہے۔ یہی لکھتے لکھتے پڑھتے پڑھتے رات کو سو جائیں۔ صبح اُٹھیں وضو ہے یا نہیں ہے، دِل کا وضو پانی سے نہیں ہوتا، ذکر خفی کرتے رہیں۔

ذکر خفی کوئی کمال نہیں ہے۔ ہر آدمی کر سکتا ہے۔ کبھی کبھی دِل پہ ہاتھ رکھیں جب دِل دھڑکے اُس دھڑکن کے ساتھ اللہ ہو ملائیں۔ جس دِن تمھارے دِل نے اللہ ہو پکارا آج تم کو اللہ نے قبول کرلیا۔ پھر کوئی ایسا کام کریں جس سے دِل دھڑکے۔ ورزش کریں بھلے دوڑیں جب دِل دھڑکے تو اُس دھڑکن کے ساتھ اللہ ہو ملائیں۔

کچھ دِن ایسا کریں گے تو دِل کی دھڑکنیں اللہ ہو میں تبدیل ہو جائیں گی۔ کبھی کبھی جب فارغ بیٹھیں نبض پہ ہاتھ رکھیں تو اُس کی ٹک ٹک کے ساتھ اللہ ہو ملائیں کہ اللہ ہو میرے اندر جا رہا ہے۔ ہمت مرداں مدد خدا۔

تو جس کو اللہ چاہے گا ایک معمولی سا بہانہ اُس کے لئے کافی ہے۔ اگر کسی کو نہیں چاہے گا تو وہ تو کہے گا کہ مجھے تو دس سال ہو گئے ہیں بیس سال ہو گئے ہیں میرا تو کبھی نہیں چلا۔ یہ اپنے آپ کو پہچاننے کا راز ہے کہ تو کیا ہے۔ تجھ پر اللہ مہربان کتنا ہے۔ یہی ایک کسوٹی ہے۔ اس کے بغیر اور کوئی کسوٹی نہیں ہے۔

اگر ذکر سے گرمی محسوس ہو تو درود شریف پڑھیں اور اس کو ٹھنڈا کر دے گا۔ پھر آپ دیکھتے ہیں کہ میں اللہ ہو کرتا ہوں گرمی آتی ہے اندر سے، درود شریف پڑھیں۔ ایک دِن درود شریف اور اللہ ہو ایک ہو جائیگا۔ نہ سردی نہ گرمی۔

اُس کے بعد اگر اس کے ساتھ قلب میں اللہ اللہ بھی کر رہے ہیں ساتھ برائیاں بھی کر رہے ہیں تو تمھاری گاڑی کے راستے میں رکاوٹ ہو جائیگی۔ اگر اس کے ساتھ نیکیاں بھی کریں گے، نمازیں، روزے بھی کریں گے، تو بڑی جلدی تمھاری گاڑی اللہ کی طرف پہنچے گی۔

اس کے لئے جو ذکر لینا چاہتے ہیں میری زبان کے ساتھ پڑھیں۔...... اللہ ھو..... اللہ ھو.... اللہ ھو.... اللہ ھو.... اللہ ھو.... اللہ ھو....

لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ۔۔ دعا

❁❁❁❁